

عِلْمٌ
عِلْمٌ



كتاب
الشيخ
الشيخ
الشيخ



پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد

- پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد
- پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد
- پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد
- پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد
- پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد
- پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد
- پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد
- پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد
- پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد
- پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد

پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد

پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد

پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد



پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد

پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد

پیشہ ورانہ تعلیم کے فوائد

کلمۃ العہد

(جہاد اسلامی)

دہم تشدد کی راہ ہی بہتر ہے

پیشوا عین اللہ خان صاحب

ترجمہ

الحمد لله وسلام علی عباده الطین الطین

گزشتہ شمارے میں ہم نے اس بات پر خصوصی چوڑی تھی کہ لوگوں کا سوال ہے کہ پاکستان میں مذہبی جھگڑے کا حل کیا ہے؟ سب کو یہ نظر ہے کہ جھگڑا یا فتنے کا ایک سبب دہم تشدد کے قتلے دیا گیا ہے۔ اس کو گھٹنے کے نیچے دھکیلیں یا پیڑاؤں کی مشیت، جتنی چاہیں، لیکن ایک مسئلہ کشمیر دوسرا مسئلہ افغانستان، مسئلہ کشمیر تو اس جنت سے ہے، سب سے پاکستان دہم تشدد کا مسئلہ ہمارے ہاں ملک کی ہمارے مذہبی بے قد قتلے کا نتیجہ ہے۔ ہمارے ملک کے وائی لے اس پر لڑاؤ و قتلے کی راہیں اس سے دھکیلی نہ تھی، جنہوں نے تو کہہ دیا تھا کہ مجھے نظر اٹھایا کہ پاکستان بھی قتلے ہے۔ ہندوستان کے آٹری و سرائے لارامونت فتنے ہندوستان اور پاکستان کا مشترکہ گویہ جنرل ملکا پاتھار کا گھر ہمارے قائد اعظم نے پاکستان کی گورنر کے لیے اپنے آپ کو پیش کر دیا، اقتدار پر قبضہ کرنے والوں نے پاکستان کے قیام کی تحریک پھاڑی تھی، ان کا ناکندہ گویہ جنرل ملکا پاتھار ہے، جس سے لارامونت فتنے ہمارے ہو گیا، اس پر اس نے پھاڑی کے ساتھ مسئلہ کشمیر و دہم تشدد میں لگا دیا کہ یہ دونوں ملک ساری زندگی اس پر لڑتے رہیں۔ دہم تشدد کے قائد اعظم کے گویہ جنرل بٹے کی خواہش کے انبار کے بعد لارامونت فتنے نے یہ کاف کو بڑا دھکیلا، (جس نے مشرقی پنجاب میں گورنر سپور اور راجستھان میں گورنر میں مسلمانوں کی اکثریت تھی پاکستان میں شامل کیا تھا) اور یہ کاف کو عظیم دیا کہ گورنر سپور ہمارے کے ملحقہ علاقے ہندوستان میں شامل کر دے۔ اس کی سب سے بڑی تھی کہ صرف گورنر سپور کے اور میری ہندوستان کا کشمیر سے روپے نہیں تھا، اس کا ہندوستان پاکستان کو بڑا دھکیلا اور اس مسئلہ کو تعمیل کے ساتھ پاکستان کے اسٹیٹ سائنس میں (اگر عید اللہ نے روزنامہ جنگ میں مورخہ 27 ستمبر 1999ء کو اپنے ایک مضمون میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ مسئلہ کشمیر پر ہندوستان اور پاکستان میں تین جنگیں ہو چکی ہیں مگر ہمارے دہم تشدد پر یہ دہم تشدد کے مل کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ 1999ء میں ایک موقع

باتوہ یا قبا کہ کشمیر پر فوجی حملہ کر کے اسے اپنے ساتھ لایا جانا مکر تبار کے گورنر جنرل کاہرہ اعظم نے سب اپنی
 سے غبار کر دیا۔ تبار سب مالا میں بہت جنرل بکس کر گئے تھا جو کہ مکر تبار کے مشاوریہ شاہد عابدی تبار
 راستہ کا اور تمام کس طرح انار کے گورنر جنرل کا حکم مانا۔ یہ تھا کہ مکر تبار پاکستان لینے کا تدار
 اس طرح تبار سے پہلے گورنر جنرل یا کشمیر کاہرہ اعظم محمد علی جناح نے بھی تبار و عابدی کی
 وکارداری کا حاکم اٹھایا تھا تھا اس حاکم کا اور تبار تبار تبار اعظم محمد علی نے اپنی کتاب "پاکستان کے
 سر پر اپنی ملکیت" میں صفحہ نمبر ۱۰۰ پر بتایا ہے۔ اس طرح ہے۔

"میں محمد علی جناح قانون کے مطابق قائم ہونے والے پاکستان کے دستور
 حکومت سے چلی تھی تبار اور وکارداری کا عہدہ مسم کرتا ہوں اور عہدہ کرتا ہوں کہ
 میں پاکستان کے گورنر جنرل کی حیثیت سے شہنشاہ اعظم ہمارے دشمن اور اس کے ولی
 عہد میں اور پاکستانیوں کا وکاردار ہوں گا"

ڈاکٹر عبد القدیر خان نے جو سے مول ہیں سے مسٹر جناح کے گورنر بننے کا ان الفاظ میں واضح
 کیا ہے کہ اگر کاہرہ اعظم گورنر جنرل نہ بنے تو وہ پاکستان میں بدو ایک کے مشترکہ گورنر جنرل ہونے کی
 وجہ سے کام کی وجہ سے کے بعد پاکستان کو دو یا دو حصوں میں کے ساتھ لایا ہے۔ یہ کہیں ہوئی کی بات
 ڈاکٹر عبد القدیر نے لکھی ہے۔ "بکہ ملک اس کی عبادت کے مطابق انار سے گورنر جنرل کاہرہ اعظم محمد علی
 جناح دستور کی طور پر اپنی ذاتی طور سے وکاردار تھے تو پھر دو کس طرح اپنے اس حاکم سے مل کر سکتے
 تھے اگر کاہرہ اعظم سب اس کی وکارداری پر چارہ کرتے تو انہیں گورنر جنرل سے بنا دیا جاتا۔
 پاکستان یا بدو حصوں کے گورنر جنرل کی کیا حیثیت تھی یہ بھی واضح فرمائیں۔ قدرے لکھ
 شباب مرحوم لکھتے ہیں۔

کاہرہ اعظم نے لکھا کہ پاکستان میں گورنر جنرل کی وجہ سے جو بدو لال سر
 ہمارے کشمیر اور کشمیر کے وزیر اعظم کو اپنے سر نو لال سر لائیں تاکہ وہ ان کو ایک میں لکھ
 میں بالمشافہت کشمیر کے وزیر میں عین صورت حال کا عمل جوش کیا جائے۔ جو تبار
 منکر کر گئی تھی مقررہ دستور پر تبار سے کسی حاکم یا مقررہ پر لکھے۔ اس کے بعد لکھا
 پاکستان میں کیم وزیر کو لکھی تھی لکھ تبار تبار لکھے۔ کاہرہ اعظم نے اس کے سامنے کسی
 معقول مصالحتی تجاویز پیش نہیں لکھا۔ پاکستان میں جنرل جنرل کر کے دامن بچاتے رہے

کہ وہ شخص آج بھی کھڑے جڑاں ہیں۔ یہی ایک جا کر ہو یہ تیار ہو یہی حکومت کے سامنے نہیں گئے۔ (شباب نامہ صفحہ ۱۰۰)

لازمًا نہ ہوں نے یہ اتفاق کہ کمرستہ جامع کو پاکستان کے گورنر جنرل کی حیثیت و منصب
کہہ دی۔ اس سے پہلے پاکستان کے آرمی چیف مسٹر دھکس گریسی نے گورنر جنرل کا حکم نامہ کی حیثیت
تاریقی تھی۔

کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کا ایک سو دو تہائی یا تین چوتھا حصہ ہمارے ہر کوئی کو کہنا ہے کہ ۱۹۴۷ء میں کشمیری لینڈرٹ عہدہ اور غلام مہاس صاحب سرحد لکھا ساگر پاکستان آئے تھے۔ غلام مہاس صاحب نوکری پر تشریف لے گئے مگر ٹیٹ عہدہ لاہور میں لاگتی بازار کے ”ہفتی مسلم ہوش“ میں شہر ہے۔ اس ہوش کے منشی پروردی محمد شریف کشمیری تھے۔ ان کے بقول ٹیٹ عہدہ نے اس وقت کے مسلم لیگ لیڈروں سے کہا کہ میرے ساتھ کشمیر کے ”حفاظ بات“ کرو۔ میں تمہیں کشمیر لے دوں گا۔ غلام مہاس کے ہاتھ میں ہتھیار نہیں ہے۔ مگر اس وقت کے مسلم لیگیوں کی سیدیں کامر ناز غلام مہاس تھے اس لیے ٹیٹ عہدہ کی بات کی طرف توجہ نہ دی گئی۔ ہتھیاروں نے کہا (جن میں نو اب بدعت اور میاں ممتاز احمد وانا شامل تھے) کہ آپ اس مسئلہ میں کامر و اعظم سے ملنے کر پتہ چاکیں، اس پر ٹیٹ عہدہ نے کہا کہ میں اپنی کشمیری قوم کا کامر و اعظم ہوں، کشمیر تمہاری ضرورت ہے اس لیے میرے ساتھ لاہور میں ہی بات چیت کی جائے۔ مگر کسی نے توجہ نہ دی، اس پر ٹیٹ عہدہ چاندون روکر وہاں سری نگر چلے گئے اور لاہور و تان کا ساتھ دینے کا ارادہ کر لیا۔ ٹیٹ عہدہ کو کشمیر کا وزیر اعلیٰ بنادیا گیا اور سب رہنے پر ٹیٹ عہدہ کا کام لیا جاتا تو اس کے ساتھ کامر و اعظم اور میر علی کشمیر کہا جاتا۔

ڈاکٹر عبد القدیر نے اپنے اسی کام میں ذکر کیا ہے کہ چند دستان کے صاحب مزین اعظم اور مزین (اعلام) دار الیہ جہاں جنمیل نے کشمیر اور حیدرآباد کے تارک کے محل کے سٹوڈنٹس کی قیامی کو پاکستان ریاست حیدرآباد سے دست بردار ہو جانے کی کشمیر سے دست بردار ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کوئی جزلی کام نہ ہو گا کہ کشمیر تو ہماری ہے ہم حیدرآباد سے دست بردار ہو گئے ہیں جو پاکستان کا نتیجہ یہ نکلا کہ نہ اسی ملا نہ مالی قسم۔

دوسرا مسئلہ دارے لیے افغانستان کا ہے۔ افغانستان ایسے مقام پر ہے جس کی وجہ سے امریکا ملکوں کی ہر تہذیبی سے متاثر ہوا ہے۔ تقسیم ہند سے قبل ہندوستان کی سرحدیں افغانستان کے درمیان رہیں سے ملتی تھیں۔ مگر سبب پاکستان بنایا گیا تو ہندوستان کا سرحدی رابطہ روس سے ختم ہو

گیا۔ ہندوستان میں یہ امر اقتدار کا ٹکڑا جس وقت سوشلسٹ خیالات رکھتی تھی۔ وہی لینن امریکا کے پاکستان بننے میں دلچسپی لی تاکہ ہندوستان اور روس میں گریڈ ملاک نہ بن جائیں، اور بالائی دنیا کے برقی ریلوے کو امریکا کے لیے بند نہ کر دیں۔ جس کے حلقہ گذشتہ فی شماروں میں تفصیلاً لکھا جا چکا ہے۔ دو سو سالہ وقت کا لٹریچر ہے۔ مختصر یہ کہ ۱۹۴۷ء میں سب سے پہلی تو انیس افغانستان میں داخل ہوئیں تو وہاں کے تھابہرین نے وہی فوجوں سے عزیمت کی۔ امریکا جس وقت تک ان تھابہرین کی مدد کو نہ آیا سب تک کہ پتہ نہ لگے یا کہ ان کا حوصلہ کتنا بڑھتا ہے۔ امریکا جس سے پہلے کی طلب شکوہ عداوت نام تیار اپنی فوجوں کا مشورہ کچھ پتہ تھا۔ لہذا امریکا نے اپنی فوجی جیتنے کی بجائے ان تھابہرین کی ہر طرح سے پشت بنائی کی۔ اور اپنی خردی فوجی قوت پہنائی۔ سوویت یونین نے کیا امریکا، افغانستان کو تھابہرین کے حوصلے کو رکے وہاں پھرا گیا۔ یہ جملہ جہاں میں دست درگیاں ہوئے تو ظلمانی مافیہ عظیم نے افغانستان اقتدار پر آگئی۔ طالبان کے اقتدار پر آنے کے بعد تھابہرین نے بھی سکوکا سا فاس بھی نہیں کیا تھا کہ انہیں پھر ہماری مٹی۔ کانیوں نے ہندوستان کے ساتھ اتحاد اور جنگ کر لی گیا۔ کشمیر میں چھاؤں کے نام پر ان کو بھرتا رکھا گیا۔ اور سوچا گیا کہ جتنے تھابہرین ہاتھ آئے ہوتے ہیں کہ وہی نہ ان ہی کے اور میں کشمیر کاڑ کے لیے اپنی لٹکا میں ہاتھ دھو لینے جائیں۔ پہلے تو امریکا نے اپنی خردی فوجی قوت چھالنے کے لیے ان تھابہرین کو کشمیر کے پہاڑی تھی، اس پاکستانی استعماریوں نے اپنی خردی فوجی قوت چھالنے کے لیے ان تھابہرین کو کشمیر کے پہاڑ پر جمہنگ دی۔ تاکہ جنگ گئے نہ جنگ کی ضرورت بھی ہو جائے۔ اور وہ مسئلہ کشمیر ہو کہ افغان جنگ کی یہ سب کچھ آپ لکھا تھا اس کو ابھیار رہا ہے۔

قسمت کی بات کہ ہندوستان نے ۱۹۴۷ء کو اپنے بعد پاکستان کو دے دیا اور ۱۹۴۷ء کو دے دیا اور اس نے ہر فیصلہ خود کیا اور اپنے مفاد کو نظر رکھ کر کیا، چونکہ ہم ملک آزاد نہیں ہوئے۔ ہمارے ملک کے تمام فیصلے غلامان امریکا، یو۔ پی، حاکم کر لے گئے۔ ہم ملک غلام، دین غلام کے کنٹرول میں رہے۔ ہوتا یہ ہوا کہ ملک پر ملک کے ظلم قرواں ہوتے رہے یہ غلام حاکم یو۔ پی، امریکا کی سیر سیاست کرتے رہے۔

اس بات میں کسی بھی قسم کا کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان کی دفاعی جنگ ہمیشہ سے نہ اپنی اپنی رکھنے والوں نے ہی کی ہے۔ ہر جہت سے یہ کہ واقعی ہمیں رکھنے والوں نے ہی غلامان میں جہاد کا جہز پہنچا کر کے ملک کا دفاع سنبھال لیا۔ جس کے علاوہ جہاد و سناٹا پیش رہے۔ جنگ ۱۹۶۵ء کی اور ۱۹۷۱ء کی دونوں کے لیے اس وقت کے علماء نے شہر شہر جا کر جہاد کے نام سے کانفرنس کیں۔ اور

لوگوں میں ایسا چاہتا تھا کہ یہ امر کیا کہ پوری قوم دشمن کے مقابلے میں ہے۔ پہلی جوتی اور دوسری جوتی۔ اسی چیز کو جہاد افغانستان میں استعمال کیا گیا۔ یعنی یہ جہاد قیادت کو اس پر اجراء کیا کہ وہ نہ صرف افغان جہاد کا پرچار کرے بلکہ اس کے لیے خرمی قوت بھی مہیا کرے۔ یہ یہاں موقع تھا کہ جنگ کے لیے فوج کی بجائے سولہ افراد کو تربیت دے کر نکال دیا جائے۔ دشمن میں سب سے بڑا دھرم اور دینی مہاروں کے طلباء کا تھا۔ دینی مہاروں کے قدامتداروں کو کھڑوں نے ملی جہاد پر اسلام کی کھانا توڑ دیا۔ اسی کا لاوارث اس بات پر آمادہ کیا کہ اس شخص جنگ میں دوسرے بڑے دھرم و دینا کریں۔ اور اسی آئینہ کی دینی ہمارے قدامتداروں اور مہاروں کے قدامتداروں کی مضیقات گرمی کی جاتی رہیں۔ ان کی اولادوں کو صرف ہر یورپ کے وچ سے دیکھ کر ان ملکوں میں لگا ہوا ہمارا ہر جو کہ وہاں کے سادہ لوح مسلمانوں سے جہاد کے کام پر چاہتا تھا کہ لائے۔ چونکہ افغان جنگ میں دینا دینی وہاں کے علماء اور دینی مہاروں کے اور یہ سے پہلی تھی اس بات نے بھی جتنی پر تیل کا کام کیا اور تعمیر کے مسئلہ میں وہ کام شروع کر دیا گیا جو کہ جہاد افغان میں کیا گیا تھا۔

میں نے دیکھا تھا کہ دینا دینی کے قدامتداروں کے قدامتداروں کے سامنے فوج کیا کہ لوگ اپنے پرانے کو آپ کی تعمیریں یا دوسری میں مرنے کے لیے نہیں بھیجتے بلکہ پڑھنے کے لیے بھیجتے ہیں۔ اگر تعمیر کا عمل واقعی جہاد ہے تو ہماری فوج مہاروں پر جا کر لڑے۔ مگر ان نظریات پر کوئی اثر نہ ہوا۔ جس نتیجہ یہ ہے کہ آج ہر طرف نظری نظریات رہے ہیں۔ سب ہماری دیکھتوں نے ان تمام این کو ہر مسئلے کا عملی حل دینی بتایا تو اب دینا دینی کے قدامتداروں میں دینا دینی کو استعمال کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔

اب ہمارے ملک کے حاکموں کی پالیسی بدل چکی ہے کہ وہ ہمارے غیر ملکی آکا کا یہی علم ہے۔ اب ہمارے افغان ہمارے غیر ملکی آکا کے حکم کے مطابق ہمارا دوست ہے۔ ہمارے دشمن اب وہ لوگ ہیں جو تعمیر میں داخل نہ لڑی کرتے ہیں یا افغانستان میں غیر ملکی فوجوں کی موجودگی کو برا دیکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا ہم لوگ بحیثیت قوم ایک دوسرے کو مارنے پر ہی رہیں گے؟ تعمیر نے بڑی پالائی کے ساتھ ہمیں دیکھا دیا ہے۔ ہمارے دوسرے دھرم و دینا دینی کے ہیں جن کا اور دینا دینا غیر کے گرم گرم پر ہے۔ دینی حاکمات میں دینی ہی فوج اور سیکورٹی دیکھتوں کے خلاف ہتھیار اٹھا کر نہیں کی۔ آتش مندی نہیں۔ نیز ان کے ساتھ بے گناہ لوگ بھی مر رہے ہیں۔ ہم فوج کی

ناٹھوں کے مکمل نہیں رہا چاہے یہ جیک ہے کہ قوت کو بیست ہزار استعمال کیا گیا ہے۔ کوئی بھی عام ہو چاہے وہ رسول ہو یا قوتی۔ سب نے قوت کا استعمال نڈا کیا ہے۔ جس میں ملک کا مقبول ترین لیڈر تھا۔ اس نے سول حکمران ہونے کے باوجود قوت کو ہڈ چھان میں تلے دل سے استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ ہماری قوم آج تک بھرت رہی ہے۔ تو حشر یہ ہے کہی اپنے دور حکومت میں قوتی بہادری کے قیام کا اعان کیا تھا۔ یہاں تک کہ اس وقت کے پریم کورٹ نے اس کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔

میری ان تمام گندہ لڑائیوں کا مطلب یہ نہیں کہ سب ملک سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر گھروں میں گھس جائیں۔ اور پاکستان میں غیر اسلامی قوانین کے لیے رو رو کر دیں۔ ان بات کہنا ہی کو چھوڑ دیں۔ نہیں بلکہ ان بات کو مزید باندھنا ہی دیا تاکہ پہچانیں۔ نظم کے خلاف قریب پڑا میں۔ مگر انھیاردہ لاکھ میں آپ ملت اور ملکوں کے ذریعہ قریب کو پار کر سکتے ہیں۔ جہاں کی کال دے سکتے ہیں۔ لوگوں کے ضمیر کو بھروسہ دے سکتے ہیں۔ اس وقت ملک میں اسلامی شعائر کو گھس گیا ہمارا ہے ان کے سامنے ہندو ہندو متا ضروری ہے۔ اس وقت عالمی گناہتہ نامہ سے آئیں کو گھس کر کے اس سے اسلامی شقیں کا گھسے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو چوں کہ اس کا قانونی سرکار دیکھیں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی شق ان کا خلاف ہے۔ اس کام کے لیے ملوٹے میاں یا کا استعمال شروع کیا گیا ہے۔ دینی قہار کے نامہ لکھوں کا کام ہے کہ دوسری بات کو "عظیم کریں۔ جو قوتی رہنے میں ہم دیکھیں۔ دیکھیں دیکھیں کے چیلے ہمارا نامہ کریں۔ بات تک ملک کی حفاظت کے نام پر مذہبی قہار کے حال لوگوں کو دیکھیں دیکھیں نے سرواٹے کا کام ہی کیا ہے۔ اپنے آپ کو اس سے دور رکھیں۔ دیکھ دیکھیں سرکار دیکھیں نے اس کی ناکل میں ہانے سے اس ملک کو چھوڑا اس کا سر کیا ملا؟ یہی کہ یہ ملک وراثت کر رہے ہیں۔ ہتھیار ہند ہیں۔ اب ہمیں بھی ملک کی اس قسم کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ اس وقت ہو چلا چاہے جس کا نتیجہ ہو گئے ہرگز آتی ہمارے سامنے ہے۔ ملک کی حفاظت اب وہ ملک کریں جو اس ملک پر ہمارے ٹوٹ پھوٹنے کی کمانی سے حکومت کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ اور ملک کے گھر بھریں۔ وہی ہر وہی ملک اپنے اکانہ میں منتقل کر چکے ہیں۔ اب جنگوں میں ان لوگوں کو آگے کیا جائے جو کہ انی رات اس ملک کی جوانی کو لوٹ رہے ہیں۔ وہ قوت اس ملک کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ وہی سبیلے ہر لال مسجد میں جیم والا۔ اسے بچوں کو گولیوں سے ہوں سے چھلٹاتے میں فکر محسوس کر رہی ہے۔ کشمیر کا حاصل کرنا ان لوگوں کی ذمہ داری ہے جنہوں نے اس کو ہندو کی غلامی سے آزاد کرانے کے بعد پھر لوگوں پر قسم کا قانون نافذ کرنا ہے۔ کشمیر میں وہی کچھ دھکا ہو پھر ہمارے ملک میں آزادی کے بعد اب تک وہاں پڑا رہا ہے۔

فوج اور سیکورٹی ایجنسیوں پر اختیار تھا۔ اس کے علاوہ اس نے کئی کئی بار امریکی فوجوں کو بھی قتل کیا۔ اس نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ اس نے فلسطینیوں کو قتل کرنے کا مقصد نہیں کیا۔ کیا تمہارا کام صرف اور صرف یہاں سے ان کو ہٹانا ہے۔ تمہارا کام تھا کہ اس میں شامل نہیں۔ اس ملک کی آبادی تمہیں قتل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کو ہٹانے والے اس کے ذمہ دہ ہیں۔ اس میں امریکا کا ہونا ہے یا نہیں، اس سے تمہیں فرس نہیں۔ یہی کارروائی ہو کہ امریکا کو روکنا ہے اسے کہہ دیا۔ یہاں پر وہی کچھ ہو گا جو امریکا چاہے گا۔ میں یہاں پر پاشی عرب، روسی، انڈیا اور امریکا میں سب امریکن اور غیر امریکن کے ایک طبقہ کا ایک اقتدار میں قتل کر کے اپنی قریبی کو قائم کرتا ہوں۔ انہوں نے ۱۹۴۷ء کے عہد میں لاکھوں کو قتل کر کے ہٹا دیا تھا۔

انگریز، ہندوستان سے چار ماہ پہلے چلے گئے اور ہندوستان کو انگریزوں نے تسلیم کر کے۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس قتل عام کو ۱۹۴۷ء میں کیا تھا کہ وہیں ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں مسلمان قوم کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔ سب سے زیادہ اور مسلمان قوم سے لیا گیا تھا۔ سب سے زیادہ مسلمانوں سے لیا گیا تھا۔ سب سے زیادہ مسلمانوں کی طرف سے اس قتل عام کا ہونا۔ اور اس قتل عام کو انگریزوں نے مسلمانوں کو سب سے زیادہ رنج و غماز دیا۔ قتل عام کی طرف سے ہوں۔ ہندو ایک بڑا سماج ہے مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ اگر وہ مسلمانوں کی سکرینی سے نکل کر انگریز کی سکرینی میں آ گیا تو اس پر اس کا کوئی اثر نہیں تھا۔ قتل عاموں پر عاکم پر لیا جاتا ہے۔ کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ہندو عاکم کو اس قتل عام سے براہ راست نہیں کر سکتیں۔ مسلمان ہندوستان میں قتل عام کی حیثیت سے داخل ہوئے تھے۔ انگریز کو یہ یاد ہے کہ مسلمان عاکم کو اس قتل عام پر سب سے بھروسہ تھا کہ وہ اس کے لئے مسلمانوں کو نہیں بلکہ انگریزوں کو قتل کر رہا ہے۔

دوسری بات یہ کہ ان میں سے کہ پاکستان انگریز کی چٹائی سے نکل کر امریکا کی چٹائی میں پڑا جائے گا۔ اس کے قتل عام میں ہوا کریں گے۔ پاکستان انگریز اور امریکا کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کی سرحدیں افغانستان کے ساتھ دی سے ملتی ہیں۔ یہاں میں مسلمانوں کی سکرینی ہے۔ نیز وہی ہندو قوم ایک عالمی طاقت کی شکل میں ابھر رہا ہے۔ پاکستان میں جو حال ہے۔ سیریت آئی ایڈر سٹریٹس نظر آتے ہیں۔ امریکا کو خطرہ تھا

۱۔ یہ کہیں کو نہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لیا۔
۲۔ یہ کہیں کو نہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لیا۔
۳۔ یہ کہیں کو نہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لیا۔
۴۔ یہ کہیں کو نہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لیا۔
۵۔ یہ کہیں کو نہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لیا۔
۶۔ یہ کہیں کو نہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لیا۔
۷۔ یہ کہیں کو نہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لیا۔
۸۔ یہ کہیں کو نہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لیا۔
۹۔ یہ کہیں کو نہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لیا۔
۱۰۔ یہ کہیں کو نہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لیا۔

یہاں کسی کے خیالات اور باتیں سامنے آ رہی ہیں۔ یہاں سے ہمیں یہ بات پتہ چلتی ہے کہ

۱۔ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا ہے۔
 ۲۔ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا ہے۔
 ۳۔ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا ہے۔
 ۴۔ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا ہے۔
 ۵۔ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا ہے۔
 ۶۔ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا ہے۔
 ۷۔ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا ہے۔
 ۸۔ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا ہے۔
 ۹۔ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا ہے۔
 ۱۰۔ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا ہے۔

پہلے یہ تمام جملے پڑھیں اور پھر یہ جملے پڑھیں۔

شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت

شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت ایک تاریخی واقعہ ہے جو ہندوستان کی تاریخ میں ایک اہم مقام پر ہے۔ شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت کے بعد شاہی حکومت میں ایک نیا دور شروع ہوا۔ شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت کے بعد شاہی حکومت میں ایک نیا دور شروع ہوا۔ شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت کے بعد شاہی حکومت میں ایک نیا دور شروع ہوا۔ شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت کے بعد شاہی حکومت میں ایک نیا دور شروع ہوا۔

شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت

شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت

شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت

شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت ایک تاریخی واقعہ ہے جو ہندوستان کی تاریخ میں ایک اہم مقام پر ہے۔ شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت کے بعد شاہی حکومت میں ایک نیا دور شروع ہوا۔ شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت کے بعد شاہی حکومت میں ایک نیا دور شروع ہوا۔ شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت کے بعد شاہی حکومت میں ایک نیا دور شروع ہوا۔ شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت کے بعد شاہی حکومت میں ایک نیا دور شروع ہوا۔

شاہ شہزادہ گل خان کی شہادت ایک تاریخی واقعہ ہے جو ہندوستان کی تاریخ میں ایک اہم مقام پر ہے۔

[illegible][illegible]

مجلس شورای اسلامی

[illegible]

1992, 1993, 1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 26

۱۔ اگرچہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ "خداوند" ہے۔
 ۲۔ اگرچہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ "خداوند" ہے۔
 ۳۔ اگرچہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ "خداوند" ہے۔
 ۴۔ اگرچہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ "خداوند" ہے۔
 ۵۔ اگرچہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ "خداوند" ہے۔
 ۶۔ اگرچہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ "خداوند" ہے۔
 ۷۔ اگرچہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ "خداوند" ہے۔
 ۸۔ اگرچہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ "خداوند" ہے۔
 ۹۔ اگرچہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ "خداوند" ہے۔
 ۱۰۔ اگرچہ ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ "خداوند" ہے۔

[illegible][illegible]

[illegible]

۱. در صورتی که در یک سال دو بار بارش اتفاق افتد، بارش را دو بار در سال می‌گویند.
 ۲. در صورتی که در یک سال سه بار بارش اتفاق افتد، بارش را سه بار در سال می‌گویند.
 ۳. در صورتی که در یک سال چهار بار بارش اتفاق افتد، بارش را چهار بار در سال می‌گویند.

[illegible][illegible]
$$= \frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} e^{-x^2} dx = 1$$

[illegible]

سب اہل باوقار و عابدین نے اس کی تعریف کی۔ اور اس کی طرف سے جو کچھ ملتا تھا وہ سب ان کے لئے وقف کیا۔ اور ان کے لئے جو کچھ ملتا تھا وہ سب ان کے لئے وقف کیا۔ اور ان کے لئے جو کچھ ملتا تھا وہ سب ان کے لئے وقف کیا۔

یہ سب (۱۰۰) روپے کا سب سے پہلے ہے۔ پتہ آپ کے لئے ہے۔ بالکل سہولت
 علم و ادب کے لئے ہے۔ آپ کے لئے ہے۔ یہ سب سب کے لئے ہے۔ یہ سب سب کے لئے ہے۔
 یہ سب سب کے لئے ہے۔ یہ سب سب کے لئے ہے۔ یہ سب سب کے لئے ہے۔ یہ سب سب کے لئے ہے۔
 یہ سب سب کے لئے ہے۔ یہ سب سب کے لئے ہے۔ یہ سب سب کے لئے ہے۔ یہ سب سب کے لئے ہے۔

[illegible]

لَلّٰهُمَّ نَفْسٌ مَسْمُوعَةٌ كَلَامِي حُرٌّ قَدْ مَكَتَنِي - وَنَظْمٌ سَرَفٌ وَعِلَاقَتِي لَاحِقَتِي
عَلَيْهِ سَيِّئٌ فِي مَرُوفٍ لَمَّا نَظَّمْتُ الْقَمَرُ الْمُسْتَعْتَبَ الْمُسْتَهْزَأَ الرَّحِلُ
فَمَضَى الْقَمَرُ الْمَشْرِفَ الْمَعْرُوفِ سَقَطَتْ مُسْطَهةُ الْمُسَكِّينَ وَانْتَهَلَ فُتُوكُ
انْتَهَلَ الْمَدِينَةَ الْفَيْلُ - وَتَحَرَّكَ دَعَاءُ الْحَافِظِ الْقَصِيرِ - مِنْ حَقَائِدِ ذَلِكَ
رَقَبَةٍ وَقَائِدِ ذَلِكَ عِبَادٌ وَتَلَّ حَمْدَهُ وَرَعَمَ مَدِينَةَ ذَلِكَ لَاقِيَهُ لَاحِقَتِي بِد
دَعَائِلِ رُفُوفٍ سَيِّئَةٍ وَكَيْفِي رُفُوفٍ وَهَارِ حَيْمًا - بِأَخِيرِ الْعُمُورِ وَبِأَخِيرِ الْمَقَاطِلِ

[illegible]

سب سے پہلے اس شخص پر پچھو کہ وہ کون سا ملک ہے، وہ کون سا علاقہ ہے، وہ کون سا شہر ہے، وہ کون سا گھر ہے، وہ کون سا آدمی ہے۔ پھر اس کے بارے میں سب سے پہلے اس کے گھر کے بارے میں پوچھو کہ وہ کون سا گھر ہے، وہ کون سا علاقہ ہے، وہ کون سا ملک ہے۔ پھر اس کے بارے میں سب سے پہلے اس کے شہر کے بارے میں پوچھو کہ وہ کون سا شہر ہے، وہ کون سا علاقہ ہے، وہ کون سا ملک ہے۔ پھر اس کے بارے میں سب سے پہلے اس کے ملک کے بارے میں پوچھو کہ وہ کون سا ملک ہے، وہ کون سا علاقہ ہے، وہ کون سا شہر ہے۔

م. ق. ١٠٠٠ - م. ق. ١٠٠٠

— ۴ —

[illegible]
$$r = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\rho_1} + \frac{1}{\rho_2} \right) \quad \text{و} \quad \frac{1}{r} = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\rho_1} + \frac{1}{\rho_2} \right)$$

میں نے کہا کہ "میں نے تو یہ سب کچھ دیکھا ہے۔" میں نے کہا کہ "میں نے تو یہ سب کچھ دیکھا ہے۔"

242-2-1

مستند / مرقوم / رقم / تاريخ

المادة ٥٠ : لا يجوز للمحكمة ان تقرر ما لم يثبت في الدعوى

۱۔ یہاں سے یہاں تک ہے۔ یہاں سے یہاں تک ہے۔ یہاں سے یہاں تک ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

1. The first group of variables includes the following:

[Home](#)
[About Us](#)
[Products](#)
[Services](#)
[Contact Us](#)
[Privacy Policy](#)
[Terms of Service](#)

[illegible]

1. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

• • • •

پیشہ

[illegible]
$$1000 \times 0.001 + 1000 \times 0.001 = 2000 \text{ (元)}$$

• • • • •

Journal of Management Education 36(8)

خبر تھی کہ ایک شخص نے اپنے دوست کو بتایا کہ وہ ایک عورت کے ساتھ
 مل جل کر رہتا ہے۔ یہ سب کچھ سن کر اس کی بہن نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور
 کہا کہ اگر تو ایسا کرتا ہے تو میں تجھے مار دوں گی۔

[illegible]

وہیں سے عدل کا پتہ نہ ملتا تھا۔ وہاں سے ملنے والی خبریں بھی وہیں سے ہی تھیں۔
 "میں نے یہ سنا ہے کہ آپ نے یہاں سے بھی کچھ لے لیا ہے" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ
 پر لکھا تھا۔

نہاں نے کہا: "میں نے یہاں سے کچھ لے لیا ہے۔" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ پر لکھا تھا۔
 "میں نے یہ سنا ہے کہ آپ نے یہاں سے بھی کچھ لے لیا ہے" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ
 پر لکھا تھا۔

نہاں نے کہا: "میں نے یہاں سے کچھ لے لیا ہے۔" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ پر لکھا تھا۔
 "میں نے یہ سنا ہے کہ آپ نے یہاں سے بھی کچھ لے لیا ہے" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ
 پر لکھا تھا۔

نہاں نے کہا: "میں نے یہاں سے کچھ لے لیا ہے۔" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ پر لکھا تھا۔

نہاں نے کہا: "میں نے یہاں سے کچھ لے لیا ہے۔" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ پر لکھا تھا۔

نہاں نے کہا: "میں نے یہاں سے کچھ لے لیا ہے۔" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ پر لکھا تھا۔

نہاں نے کہا: "میں نے یہاں سے کچھ لے لیا ہے۔" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ پر لکھا تھا۔

نہاں نے کہا: "میں نے یہاں سے کچھ لے لیا ہے۔" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ پر لکھا تھا۔

نہاں نے کہا: "میں نے یہاں سے کچھ لے لیا ہے۔" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ پر لکھا تھا۔

نہاں نے کہا: "میں نے یہاں سے کچھ لے لیا ہے۔" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ پر لکھا تھا۔

نہاں نے کہا: "میں نے یہاں سے کچھ لے لیا ہے۔" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ پر لکھا تھا۔

نہاں نے کہا: "میں نے یہاں سے کچھ لے لیا ہے۔" اس نے ہنس بھرا ہوا چہرہ پر لکھا تھا۔

[illegible]

۱۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے اس کو نہیں دیا۔
 ۲۔ لیکن اس میں یہ مدعا ہے کہ اس نے اس کو نہیں دیا۔
 ۳۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس نے اس کو نہیں دیا۔

[illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible]

• ۱۰۰٪ از شرکت کنندگان در این مطالعه، از نظر جنسیت، ۵۰٪ مرد و ۵۰٪ زن بودند.

4. 2. 1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 8

سید احمد علی خان صاحب نے یہ کتاب لکھنے کے لیے ایک خاص مجلس تیار کی۔

$$v_{\alpha}^{\pm} = \frac{1}{2}(v_{\alpha} + v_{\beta}) \pm \frac{1}{2}(v_{\alpha} - v_{\beta}),$$
[illegible]

نہایت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیکو کام کو جلد سے ہی ختم فرمائے اور اس کو ہرگز نہ ہٹائے۔ آمین

مَدَنِيَّةٌ مُدُنِيَّةٌ

آئینہ تہذیب و تمدن کے لیے ایک نیا جہان کھول دیا۔ اس نے
 سچے معتمد میں شمولیت کی۔ اس نے ایک نیا جہان کھول دیا۔ اس نے
 ایک نیا جہان کھول دیا۔ اس نے ایک نیا جہان کھول دیا۔ اس نے
 ایک نیا جہان کھول دیا۔ اس نے ایک نیا جہان کھول دیا۔ اس نے

[illegible][illegible]

وہاں کی چیزیں بڑی بہت ہیں۔ ان کی قیمتیں بھی بڑی کم ہیں۔ یہاں کے لوگ بھی بڑے سادہ ہیں۔ یہاں کے لوگ بھی بڑے سادہ ہیں۔ یہاں کے لوگ بھی بڑے سادہ ہیں۔

[illegible]

۱۔ کتب خانہ کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں رکھی گئی تھی۔
 ۲۔ کتب خانہ کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں رکھی گئی تھی۔
 ۳۔ کتب خانہ کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں رکھی گئی تھی۔
 ۴۔ کتب خانہ کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں رکھی گئی تھی۔
 ۵۔ کتب خانہ کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں رکھی گئی تھی۔
 ۶۔ کتب خانہ کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں رکھی گئی تھی۔
 ۷۔ کتب خانہ کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں رکھی گئی تھی۔
 ۸۔ کتب خانہ کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں رکھی گئی تھی۔
 ۹۔ کتب خانہ کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں رکھی گئی تھی۔
 ۱۰۔ کتب خانہ کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں رکھی گئی تھی۔

[illegible][illegible]

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

١٠٩٥ هـ - ٢٤ شعبان ١٣٦٧ هـ

درمان: کفک به روی جوشم حساسیت تست به

توت

١ - فيم - لا - ذلم هيم حنا فعالر

[illegible]

1997

١. حرمه بنت عبد المطلب
٢. حرمه بنت عبد المطلب
٣. حرمه بنت عبد المطلب
٤. حرمه بنت عبد المطلب
٥. حرمه بنت عبد المطلب
٦. حرمه بنت عبد المطلب
٧. حرمه بنت عبد المطلب
٨. حرمه بنت عبد المطلب
٩. حرمه بنت عبد المطلب
١٠. حرمه بنت عبد المطلب

پیش لکھے کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ سب باتیں صرف ایک ہی چیز کے لیے ہیں کہ ہم اپنے دل کو اللہ سے ملنے کے لیے تیار کر سکیں۔

49

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1039-1043.

[illegible]

1995

• 1992 11 • 25 星期二 第 10 卷 第 11 期

[illegible]

100

تذکرہ نویس کو یہ یاد ہے

مکراتِ رات میں میں بائیں ہاتھ سے اپنے منہ کی لٹکی سے کھانسی نکالتا ہوں ہے ،
 میں سب سے پہلے میں اپنے منہ سے بائیں ہاتھ سے کھانسی نکالتا ہوں ہے ،
 میں ہاتھ سے میں ہاتھ سے کھانسی نکالتا ہوں ہے ،
 میں ہاتھ سے میں ہاتھ سے کھانسی نکالتا ہوں ہے ۔

۱۔
 ۲۔
 ۳۔
 ۴۔
 ۵۔
 ۶۔
 ۷۔
 ۸۔
 ۹۔
 ۱۰۔

۱۱۔
 ۱۲۔
 ۱۳۔
 ۱۴۔
 ۱۵۔
 ۱۶۔
 ۱۷۔
 ۱۸۔
 ۱۹۔
 ۲۰۔

۲۱۔
 ۲۲۔
 ۲۳۔
 ۲۴۔
 ۲۵۔
 ۲۶۔
 ۲۷۔
 ۲۸۔
 ۲۹۔
 ۳۰۔

۱۔ یہ بھی جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ یہ ایک ایسا ہی ہے جو کہ ایک ہی ہے۔
 ۲۔ یہ بھی جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ یہ ایک ایسا ہی ہے جو کہ ایک ہی ہے۔
 ۳۔ یہ بھی جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ یہ ایک ایسا ہی ہے جو کہ ایک ہی ہے۔
 ۴۔ یہ بھی جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ یہ ایک ایسا ہی ہے جو کہ ایک ہی ہے۔
 ۵۔ یہ بھی جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ یہ ایک ایسا ہی ہے جو کہ ایک ہی ہے۔
 ۶۔ یہ بھی جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ یہ ایک ایسا ہی ہے جو کہ ایک ہی ہے۔
 ۷۔ یہ بھی جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ یہ ایک ایسا ہی ہے جو کہ ایک ہی ہے۔
 ۸۔ یہ بھی جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ یہ ایک ایسا ہی ہے جو کہ ایک ہی ہے۔
 ۹۔ یہ بھی جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ یہ ایک ایسا ہی ہے جو کہ ایک ہی ہے۔
 ۱۰۔ یہ بھی جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے کہ یہ ایک ایسا ہی ہے جو کہ ایک ہی ہے۔

خادمة القرآن

تقویٰ کا معیار!

عام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کمر تحریک فرمائی۔ ہر کوئی صاحبِ دین و دیندار تھے ہیں، عام صاحب اپنے صاحبزادے عبد اللہ سے فرماتے ہیں: "میں تو کوئی ہے، عبد اللہ کہتے ہیں کوئی خاتون ہے، عبد اللہ اس کی اجازت چاہتی ہیں۔" حضرت عام احمد رحمہ اللہ اجازت دے دیتے ہیں، خاتون احمد آتی ہے، عام صاحب خوب ہو کر سلام کر کے بیٹھ جاتی ہے، عرض کرتی ہے: "حضرت! وہاں آپ سے پوچھنی ہیں۔" عام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کیا وہاں گرامش کرتی ہیں؟" حضرت میں سو کلمات کر گزرا کرتی ہوں، ابھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تنگی کم ہونے کی وجہ سے چھوٹے بچہ جاتا ہے۔ اسکی صورت میں بہت چاند کی روشنی آ جاتی ہے تو سوکھ کا تاثر شروع کر دیتی ہیں۔ میں بچہ گھر فریب ہوں زمانہ کی عینیں میں گرفتار ہوں، اس لیے مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ کام دوسرے دینداروں کوں سناپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ جب سوکھ لپاؤ تو آواز گھٹے گا جب سے صاف صاف کہہ دیا چاہیے کہ یہ سوکھ چھوٹے ان کی روشنی میں کاٹ گیا ہے، یہ چاند کی روشنی میں چھوٹا ہے۔

[illegible]

کہ حضرت اگر مریض بیماری کی تکلیف سے کہہ رہے تھے جو شہداء امام سے بھی پہلے کرے تو کہیں نہ
 آسانی کے حصول، غلو و تقصیر نہیں ہوگا۔ نہ اکیس برسوں کو نہ کسی خوشنودی اس حد تک برافکار اور اس کی
 رہنمائیوں تک مطلوب ہے کہ شارق کوئی بات بھی اگور نہ ہو۔

عام سانسبہ ذمہ دار تھے۔ یعنی ہر لاکھوں روپے پر ایک روپے کے تناسب سے قرضہ لیا جاتا تھا۔

دو داری گز رہیں گے خوش نظر سے شکوہ نہیں دے گا۔ بلکہ اسے اپنی طرف رہوں، اتنا ہی کاغذ و
 قلم لے گا۔ ناکوں پر یہی کہ نہ سے چلتی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ عبارت مرحمت فرمادیتے ہیں: "وہ
 چل رہی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے بیٹے عبد اللہ سے کہتے ہیں کہ جس عورت کی دیانت اور
 تقویٰ کا یہ حال ہے اسے معلوم ذکر رکھوں ہے؟ میرے کہ اس کا پیچھا کرتے ہیں اور وہ سب مختلف
 راستوں سے ہوتی ہوئی بصری عمارت رحمہ اللہ کے مکان میں داخل ہوتی ہے تو یہ لوگ آتے ہیں۔ اور
 باپ سے آکر کہتے ہیں کہ یہ ناکوں پر ہی عمارت رحمہ اللہ کی جتنی دیکھیں ہے۔ امام صاحب رحمہ اللہ
 فرماتے ہیں: "میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ نہیں کی سکتی ہو جتنی ہے۔"

بصری عمارت رحمہ اللہ اپنے زمانے کے مشہور مسلمانوں سے تھے ان کی بہن زینہ دین کے تعلق ایک
 قصہ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ اسے کو یہ مگر آ رہے تھے جوں بے گھر کی دین پر قدم رکھان کو ایک
 گہری سوئی لے آ گئے اور اسے ہر اسی طرح کمر سے بے سبک کی ڈال دی تو کویت کا یہ عالم تھا ان کی
 ڈال دی کہ وہ وہاں سے چھوڑ دیا کہ غریبوں کو بے بس لگے۔

کہنے لگے: "میں کہہ تھی کہ ایک بڑے مقام کی طرف ایک خیال شکل اور ہاں میں سوئی
 رہا تھا کہ میرے کسی نام امام احمد بن حنبل ہیں۔ ایک آدمی یہاں سے میرا ایک آدمی یہاں سے ایک آدمی یہاں سے
 ہے۔ وہ تھالی کا یہ کتنا یاد رکھ رہا ہے کہ گھر میں نے اپنی دست خاص سے نوادہ ہے اور اپنی محنت کا وہ
 ہاں اور اپنے نام یادوں میں جگہ دی۔ میں انہی کہتے تھے کہ ہر کار تھا کہ جس کی ڈال دی ہو گئی اور یہ
 اور بصری عمارت رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ تقویٰ اور عمارت کا پکا مال دل لگے، اپنی بہن کی محنت
 میں رہے سے یہ تھا کہ اسے پاکسٹان ناکوں کا نام ہے جو امام احمد رحمہ اللہ کے پاس آئی تھیں، ان کی حامل
 کے بارے میں احتیاط (خلو) کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ یعنی یہ کہنا بھی کہ انہیں وہ سب سب سب کے
 پوشاکی اور خوراک تھیں اور خود اپنے ہاتھ سے پکاتیں۔

آویس وقت کی باتیں اور اس دور کے قصے ہیں جب مسلمان خدا سے ڈرتے تھے اور بکھرتے تھے کہ اس کا لہ
 تقویٰ سے یہ دور است ایک طرح کا معاملہ ہے اور وہ اپنے عمل کیلئے اس کے سامنے جواب دہ ہے وقت
 کے مسلمان کا مقابلہ کیجئے وہاں میں کوئی غیبت بھی ہے؟

Milla

www.milla.com




































